60213 ـ حائضہ عورت کا تعلیم یا حفظ قرآن کے لیے مسجد میں داخل ہونا

سوال

ایك حائضہ عورت مسجد کی علمی مجلس یا حفظ قرآن کی کلاس میں شامل ہونا چاہتی ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ کلاس سے غائب نہیں ہوتی اور اگر غائب ہو تو بہت سے مسائل کا حصول ناممکن ہو جائیگا جو بعد میں حاصل نہیں ہو سکتے، تو کیا اس کے لیے کسی معین شروط کے ساتھ مسجد میں داخل ہونا جائز ہے، اور اس مسئلہ میں علماء کرام کی راجح رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مذاہب اربعہ کے جمہور فقہاء کے ہاں حائضہ عورت کے لیے مسجد میں ٹھرنا جائز نہیں، ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عید الفطر اور عید الاضحی میں بالغ اور کنواری عورتیں بھی عید گاہ جائیں، اور حائضہ عورتیں بھی لیکن وہ مسلمانوں کی نماز والی جگہ سے دور رہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (974) صحیح مسلم حدیث نمبر (890).

چنانچہ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو عیدگاہ میں نماز والی جگہ سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ نماز والی جگہ کو مسجد کا درجہ حاصل ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ حائضہ عورت مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی.

اس کے علاوہ اور احادیث سے بھی استدلال کیا ہے لیکن وہ احادیث ضعیف ہیں ان سے حجت پکڑنی صحیح نہیں، ان ضعیف احادیث میں یہ بھی شامل ہے:

" میں حائضہ اور جنبی شخص کے لیے مسجد حلال نہیں کرتا "

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف سنن ابو داود حدیث نمبر (232) میں ضعیف قرار دیا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

صرف خطبہ سننے کے لیے حائضہ عورت کا مسجد میں داخل ہونے کا شریعت اسلامیہ میں کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" حیض یا نفاس والی عورت کے لیے مسجد میں داخل ہونا حلال نہیں... لیکن اگر صرف گزرنے کی ضرورت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ مسجد میں گندگی نہ پھیلے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور نہ ہی جنبی شخص مگر یہ کہ راہ عبور کرنے والا ہو حتی کہ تم غسل کر لو النساء (43).

اور حائضہ عورت بھی جنبی کے معنی میں ہے؛ اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو حالت حیض میں حکم دیا کہ وہ مسجد سے کوئی چیز پکڑائیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 272).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا حائضہ عورت مساجد کے اندر درس میں شریك ہو سکتی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" حائضہ عورت کے لیے مسجد میں ٹھرنا جائز نہیں، لیکن بطور ضرورت وہ مسجد سے گزر سکتی ہے بشرطیکہ مسجد میں خون کی گندگی نہ پھیلے، اور جب اس کے لیے مسجد میں ٹھرنا جائز نہیں تو درس سننے اور قرآن کی تلاوت کے لیے مسجد میں عورت کا جانا بھی حلال نہیں.

لیکن اگر مسجد سے باہر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آواز آرہی ہو تو وہاں جا کر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ حائضہ عورت کے لیے قرآن کی تلاوت اور درس وغیرہ سننے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی گود میں ٹیك لگا کر قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا حیض کی حالت میں ہوتی.

لیکن اس کا مسجد میں اس لیے جانا کہ وہ وہاں بیٹھ کر درس سنے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے تو یہ جائز نہیں، اسی لیے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر پتہ چلا کہ صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کو حیض آ

گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا وہ ہمیں روکنے والی ہے ؟ "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ انہوں نے ابھی طواف افاضہ نہیں کیا، تو صحابہ کرام نے جواب دیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حائضہ عورت کا مسجد میں ٹھرنا جائز نہیں چاہے وہ عبادت کے لیے ہی کیوں نہ ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے عورتوں کو عید کے موقع پر عید گاہ جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ حائضہ عورتیں نماز والی جگہ سے دور رہیں " انتہی.

ماخوذ از: فتاوی الطہارۃ صفحہ نمبر (273).

فقہاء کے مذاہب کی مزید تفصیل آپ درج ذیل کتب میں دیکھ سکتے ہیں:

المبسوط (3 / 153) حاشیۃ الدسوقی (1 / 173) المجموع (2 / 388) المغنی (1 / 195).

دوم:

حائضہ عورت قرآن مجید چھوئے بغیر زبانی تلاوت کر سکتی ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (2564) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے.

اور وہ تفسیر والا قرآن مجید بھی پڑھ سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

" کتب تفسیر کو چھونا جائز ہے، کیونکہ وہ تفسیر شمار ہونگی، اور اس میں جو آیات ہیں وہ اس تفسیر والی عبارت سے کم ہیں "

اس کا استدلال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان خطوط سے کیا گیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو لکھے، ان میں قرآنی آیات بھی لکھی جاتی تھیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ حکم اغلب اور اکثر پر لگتا ہے.

لیکن اگر تفسیر اور قرآن برابر ہو، تو جب مبیح اور ممنوع دونوں جمع ہو جائیں اور ان میں سے کسی کی راجح اور زیادہ ہونے کی تمیز نہ ہو تو ممنوعہ جانب غالب ہو گی اور اسے قرآن کا حکم دیا جائیگا.

اور اگر تفسیر زیادہ ہو چاہے تھوڑی ہی تو اسے تفسیر کا حکم ہی دیا جائیگا " انتہی.

الشرح الممتع (1 / 267).

سوم:

سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ جب اسے مسجد میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا تو بعض مسائل اور دروس حائضہ عورت نہیں سن سکے گی، اس کی تلافی اس طرح ہو سکتی ہے کہ وہ درس ریکارڈ کر لیے جائیں یا پھر اگر ممکن ہو تو اسے مسجد کے باہر سے سن لیا جائے.

مسجد کے ساتھ کچھ ملحقات ایسے ہونے چاہیں جنہیں مسجد کا حکم نہ دیا جائے، مثلا مسجد کے باہر لائبریری بنا دی جائے، یا پھر حفظ قرآن کی کلاس جہاں پر عذر والی عورتیں بیٹھ کر بغیرکسی حرج کے درس سن سکیں.

واللہ اعلم .